تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملت، مفسر اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

غوثِ اعظم صرف جیلانی کا لقب

تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملت، مفسر اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تا کہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

faizahmedowaisi011@gmail.com

﴿پیش لفظ﴾

الحمدللّٰہ علیٰ فضلہٖ واحسانہ! بزمِ فیضانِ اُویسیہ نے اشاعت کے میدان میں دوسال مکمل کیے۔ یہی آرزو ''حضور مفسرِ اعظم پاکستان مدظلہ العالی'' کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اُن کی کتب اور رسائل زیورِ طباعت سے آراستہ ہو جائیں اور عوام الناس تک اُن کے پیغام کی رسائی ہو۔ افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ امامِ اہلسنت ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ'' کی تحریر کردہ کتب اب ہمارے ہاتھ میں موجود نہیں جو کہ اب دیمک کی نظر ہو چکی ہیں۔ جس کی وجہ عوام اہلسنت کی سستی اور لاپرواہی ہے۔

'' ۵۰۰۰ '' کے قریب کتب ورسائل جو اس وقت ہم اہلسنت وجماعت کا سرمایہ ہے خدانخواستہ ضائع نہ ہو جائے یہی مقصد ''بزم فیضانِ اُویسیہ'' کا ہے تو آیئے ہمارے ساتھ مل کر اس عظیم مشن کی تکمیل کریں۔

زیرِ نظر رسالہ ''غوثِ اعظم صرف جیلانی کا لقب'' کی اشاعت بزمِ فیضانِ اُویسیہ کی ایک اور کاوش ہے۔ مولاﷻ اسے اپنی بارگاہ میں مقبولیت کا شرف بخشے اور ''مصنف استاذی وسندی'' کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے طفیل صحت وعافیت کے ساتھ اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ مجھے اس قابل سمجھ کر اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰسین

ناظمِ اعلیٰ وسگِ درگاہِ اُویسی

محمد نعمان احمد اُویسی

☆......☆......☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمده، ونصلّی علی رسوله الکریم

امـا بـعد! فقیر اُویسی غفرلہٗ کی نظر سے ایک رسالہ گذرا جس کا نام تھا ''غوثِ اعظم''فقیر نے عقیدت سے اس کا مطالعہ کیا تو اس میں وہی پُرانا راگ لاپا گیا کہ غوثِ اعظم صرف خدا ہے اور بس۔ کسی دوسرے کو غوثِ اعظم ماننا شرک ہے فقیر نے قلم ہاتھ میں لے کر رسالہ تیار کر کے نام رکھا ''غوثِ اعظم صرف جیلانی کا لقب''۔

وماتوفیقی الا باللہ العظیم والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہٖ الکریم

وصلّی اللہ علی حبیبه الکریم و علیٰ آله و اصحابه وبارک و سلم

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ

☆......☆......☆

مقدمہ

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کا فریاد رس ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ بھی مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفہ حضرتِ انسان کو بنا کر اپنی صفات و کمالات کا مظہر بنایا۔ ان میں خصوصیات سے انبیاء واُولیاء کو منتخب فرمایا اس کا انکار سب سے پہلے ابلیس نے کیا اور اس نے یہ بھی قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ اپنے چیلے انہی انسانوں میں تیار کریگا اور اس نے دعویٰ سچ کر دکھلایا۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات قیاس سے بتانا گمراہی ہے اس کے اسماء صفاتی میں غوثِ اعظم کوئی نام نہیں۔ اگر چہ سب کا فریاد رس ہے اور انبیاء واُولیاء اس کی عطا سے اس صفت سے موصوف ہیں۔

شرعی احکام کا دار و مدار عرف پر ہے۔ صدیوں سے یہ لقب حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے لئے مشہور ہے یہی عرف ہے۔ شریعت کی کتابوں میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے یہ نام نہیں دیکھا گیا ہے فلہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا نام استعمال کرنا بدعت بلکہ الحاد ہے۔ فرقہ وہابی، نجدی، دیوبندی نے ایک نئی بدعت و شرارت کا آغاز کیا ہے۔ جس کے تحت

محبوبانِ خدا کی عداوت کے سبب محبوبِ سبحانی غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہ کے اس مسلّمہ ومتفقہ لقب وخطاب کو آپ رضی اللہ عنہ سے چھیننے اور آپ رضی اللہ عنہ کو مجبور و بے اختیار ثابت کرنے کی مہم شروع کی ہے اور یہ تاثر دے رہے ہیں کہ غوثِ اعظم آپ رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بجائے غوثِ اعظم جل جلالہ کہنا چاہیے کیونکہ محبوبِ سبحانی کو غوثِ اعظم کہنا شرک کا موجب ہے۔ (والعیاذ باللہ)

حالانکہ غوثِ اعظم بالاتفاق شاہ بغداد رضی اللہ عنہ کا خطاب ہے اور آج تک کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں کیا، نہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ میں غوثِ اعظم مذکور ہے اور نہ ہی کتاب وسنت میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا استعمال آیا ہے۔ درحقیقت بدعت فروشوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا استعمال کرکے اور غوثِ اعظم جل جلالہ لکھ کر ایک نئی بدعت کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ ازخود اللہ تعالیٰ کے نئے نئے نام گھڑنا شرعاً ناروا ہے۔

اس بدعت کا ارتکاب جس نے کیا اس کا تعارف حاضر ہے لیکن اس جرم میں تمام وہابی، دیوبندی شریک ہیں۔

غوثِ اعظم جل جلالہ کتابچہ کا مؤلف حافظ محمد ظہور الحق دیوبندی جھنڈیالی پنڈی گھیپ کا ہے اور مولوی غلام خاں راولپنڈی کے رسالہ ''تعلیم القرآن'' میں بھی اس کا اعلان ہوتا رہا ہے۔ اس کتابچہ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ غوثِ اعظم اور اس کے ہم معنی الفاظ کا استعمال حضرت موصوف (شیخ عبدالقادر جیلانی) رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اس قدر مختص ہو گیا ہے کہ جب بھی غوثِ اعظم، غوثِ پاک جیسے کلمات سنے یا دیکھے جائیں تو ذہن فوراً حضرت شیخ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

لیکن یہ تسلیم کرنے کے باوجود اس کا مولف لکھتا ہے

مسلماں سمجھتا نہیں ہے کسی کو
کبھی بھی خدا کے سوا غوثِ اعظم

گویا جو مسلمان ہے وہ محبوبِ سبحانی کو غوثِ اعظم نہیں سمجھتا اور جو آپ رضی اللہ عنہ۔ حالانکہ سب علماء، سلف وخلف حضرت غوثِ پاک کو ہی غوثِ اعظم، غوثِ الثقلین کہتے لکھتے آئے ہیں اور کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کو غوثِ اعظم نہیں لکھا۔

باب ۱

(۱) علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''شارح مشکوٰۃ شریف'' نے فرمایا قطب الاقطاب الغوث الاعظم، شیخ الشیوخ العالم، غوث الثقلین۔ (اخبار الاخیار، صفحہ ۹)۔

(۲) امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''تمام اقطاب ونجباء کو فیوض وبرکات کا پہنچنا حضرت شیخ عبدالقادر

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ شریف سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز شیخ کے سوا کسی اور کو میسر نہیں۔ مجدد الف ثانی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نائب اور قائم مقام ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ ''نور القمر مستفار من نور الشمس''۔

(مکتوب، صفحہ ۱۲۳، ۳۴۸، جلد سوم)

(۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے (مثل قصیدہ غوثیہ) تفاخر و کلماتِ کبریائیہ کے ساتھ کلام فرمایا ہے اور تسخیر جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہر ہوئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر میں بھی زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔'' (ہمعات صفحہ ۶۱، ۸۳)۔

''جمعرات کو غوثِ الثقلین کی فاتحہ دے''۔ (انتباہ فی سلاسل اُولیاء اللّٰہ، صفحہ ۲۵)۔

(۴) ملا علی قاری ''شرحِ مشکوٰۃ شریف'' نے فرمایا'' آپ رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب و غوثِ الاعظم ہیں''۔

(نزھتہ الخاطر الفاتر، صفحہ ۹)

(۵) علامہ نور الدین علی بن یوسف نے کتاب "بھجۃ الاسرار" اور علامہ محمد یحیٰ نے کتاب " قلائد الجواھر" اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب " زبدۃ الآثار" (تلخیص بھجۃ الاسرار) میں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ غوثیت کو خوب خوب بیان فرمایا ہے۔

(۶) سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشہور عالم کلام میں بارگاہِ غوثیت میں بزبانِ پنجابی اس طرح استغاثہ کیا ہے:

طالب غوث الاعظم والے شالا کدے نہ ہوون ماندے ھو
سن فریاد پیراں دیا پیرا مری عرض سنیں کن دھر کے ھو

غور فرمائیں کہ کیسے جلیل القدر بزرگانِ دین و محدثین واُولیاء کرام نے غوثِ الاعظم اور غوث الثقلین کے القاب سے محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا ہے جبکہ بطور مثال یہ صرف چند حوالہ جات ہیں۔ اور باقی تمام بزرگانِ دین و علماء اُمت جنہوں نے غوثِ اعظم کے نامِ مبارک کی تصریح کی ہے وہ تو بے شمار ہیں۔ اب جو لوگ ان بزرگانِ دین کے اتنے بڑے لشکر کے برعکس غوث الاعظم کا انکار کریں اور اسے شرک قرار دیں تو کنویں کے مینڈک سے زیادہ ان کی کیا حیثیت ہے؟

خانہ تلاشی: دیوبندی، وہابی مکتب فکر کی خانہ تلاشی کے بعد خود ان کی کتب اور ان کے اکابر کے حوالوں سے بھی غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ غوثِ اعظم کو شرک قرار دے کر اللہ تعالیٰ کو غوثِ اعظم جل جلالہٗ نہیں لکھا گیا۔ دور

مت جائیے خود دیوبندی واہلِ حدیث حضرات کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحبِ " تقوية الايمان" لکھتے ہیں۔

"روحِ مقدس حضرت غوث الثقلین ،متوجه حال حضرت ایشان گرویده "

یعنی حضرت غوث الثقلین (جن وانس کے فریاد درس) کی روح مقدس میرے پیر کے حال پر متوجہ ہوئی۔

(صراط مستقیم،صفحہ ۱۷۷)

اکابر دیوبند کے پیر ومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں:

ایک دن حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سات اُولیاء کرام کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔نگاہِ نظر بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے ہمت وتوجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا۔

(شائم امدایہ،صفحہ ۸۰)

مولوی خلیل احمد دیوبندی اور رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ:

حضرت غوثِ اعظم اور خواجہ بہاؤالدین کو معلوم تھا کہ سید احمد صاحب کی شانِ بزرگ ہے۔(براہینِ قاطعہ،صفحہ ۹۱)۔

مولوی غلام خاں پنڈوی کے استاذ مولوی حسین علی واں بھچروی کی کتاب " بلغة الحيران،صفحه ٤" میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم لکھا ہے۔

دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی لاہوری کا بیان ہے کہ:

ہم میں سے ہر شخص جمعرات کو ذکرِ جہر سے پہلے گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر حضرت غوث الاعظم کی روح کو اس کا ثواب پہنچاتا ہے۔یہ ہماری گیارہویں ہے۔(ہفت روزہ خدام الدین لاہور،صفحہ ۱۷،فروری/۹ جون ۱۹۶۱ء)۔

ملاحظہ فرمائیے مذکورہ حوالہ جات میں آپ رضی اللہ عنہ کو کس طرح متفقہ طور پر غوث الثقلین وغوث الاعظم تسلیم کیا گیا ہے بلکہ دیوبندی وہابی مکتب فکر کے اکابرین کی تصریح کے مطابق غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے جہاز غرق ہونے سے بچالیا۔آپ رضی اللہ عنہ کو صدیوں بعد سید احمد بریلوی اور اس کے مریدین کے احوال بھی معلوم ہوگئے اور روحانی توجہ بھی فرمائی۔مولوی احمد علی کے بقول ذکر جہر وماہانہ گیارہویں کی بجائے ہفت روزہ گیارہویں کا جواز وثبوت بھی ہوگیا۔ "والفضل ما شهدت به الاعداء". بہرحال چونکہ آپ غوث الاعظم وغوث الثقلین ہیں۔اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کو پیر دستگیر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ جنوں انسانوں میں سے جو فریاد کرتا اور آپ رضی اللہ عنہ کی پناہ چاہتا ہے۔بفضلہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ اس کی فریادرسی ودستگیری فرماتے ہیں۔

دعوت: دیوبندی مذہب کا ترجمان ہفت روزہ ''دعوت'' لاہور ایک معترض کے جواب میں لکھتا ہے کہ:

سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے لئے لفظ ''غوث'' کا استعمال حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے مواعظ میں بھی عام ہے۔

اگر آپ کو ان اکابرِ دیوبند پر اعتماد نہیں تو کم از کم اُوپر کے فقہاء احناف کے بارے تو آپ ابھی تک اتنے بدگمان نہیں ہوں گے۔ حضرت علامہ ملاّ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری جو فقہاء حنفیہ میں نہایت ممتاز بزرگ گزرے ہیں۔ اپنی کتاب " نزهته الخاطر الفاتر" مطبوعہ مصر کے صفحہ نمبر ۵ پر سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق رقمطراز ہیں: "القطب الربانی و الغوث الاعظم الصمدانی سلطان اُولیاء و العارفین"۔ کیا حدیث وفقہ کے علمِ کلام کے یہ بلند پایہ امامِ اسلام کے توحید جیسے بنیادی اور نازک مسئلہ میں بھی ابھی تک بے خبر ہیں۔ (معاذ اللہ)۔

اگر ان آئمہ اعلام اور فقہائے کرام پر اعتماد اُٹھ جائے تو باقی ہمارے پلّے میں رہتا ہی کیا ہے؟ حضرت شیخ احمد رفاعی کی کتاب "البنیان المشید" کا اردو ترجمہ جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی نگرانی میں حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی نے کیا تھا۔ اس میں کئی مقام پر لفظ ''غوث'' کا استعمال ملتا ہے۔

(اخبارِ ''دعوت'' لاہور، ۱۹ اپریل ۱۹۲۳ء، صفحہ ۲)

اس قسم کے سوال ان حوالہ جات کے بعد انہی چند حوالوں پر اکتفا کرتے ہوئے ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ دیوبندی واہلِ حدیث حضرات کے مذکورہ پیشوا اور دیگر اکابر علماءِ اُمت جنہوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم (سب سے بڑا فریادرس) اور جن وانس کا فریادرس (غوث الثقلین) سمجھا، لکھا اور کہا ہے۔ کیا وہ مشرک تھے یا مسلمان؟

مسلماں سمجھتا نہیں ہے کسی کو
کبھی بھی خدا کے سوا غوثِ اعظم

کیا ان حضرات کو علم نہیں تھا کہ خدا کے سوا کسی کو غوثِ اعظم نہیں سمجھنا چاہیے اور غوثِ پاک کو غوثِ اعظم کہنا اسلام کے خلاف ہے۔ کیا ان کا علم و تحقیق غلط تھی یا مؤلفِ کتابچہ کی پارٹی ان سے زیادہ تحقیق و علم کی حامل ہے؟ اور نہ ہی کسی اکابرِ علماءِ اہل حدیث و دیوبند میں سے پہلے کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے غوثِ اعظم جل جلالہٗ کا لفظ استعمال کیا ہے اور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہنے کو منع کیا ہے؟ کیا یہ نئی بدعت صرف موجودہ دیابنہ وہابیہ ہی کی پارٹی کے حصے میں آئی ہے۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے غوثِ اعظم جل جلالہٗ کی موجد دیوبندی پارٹی کے اکابر علماء نے صرف شاہ جیلانی ہی کو

غوثِ اعظم وغوث الثقلین نہیں کہا بلکہ اس سے تجاوز کرکے اپنے مولویوں کے حق میں بھی اسے استعمال کیا ہے۔ چنانچہ دیوبند کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن، مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے حق میں لکھتے ہیں:

جنید و شبلی ثانی ابو مسعود انصاری
رشیدِ ملت و دیں غوثِ اعظم قطبِ ربانی

(مرثیہ، صفحہ ۵)

مولوی عاشق الٰہی دیوبندی نے لکھا ہے:

قطب العالم قدوۃ العلماء غوثِ اعظم
مولوی رشید احمد محدث گنگوہی

(تذکرۃ الرشید، صفحہ ۲)

مولوی غلام خاں صاحب کے استادو شیخ مولوی حسین علی کی مشہور کتاب "بلغة الحیران" کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے:

قطب الواصلین غوث الکاملین
حضرت حاجی دوست محمد صاحب

بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:

بآں شاہ شہید حاجِ حرمین
شہ عبدالرحیم غوثِ دارین

(قصائد قاسمی)

اسی قصائد قاسمی میں سلطان عبدالحمید کی جناب میں مولوی ذوالفقار علی زبانی مذکور ہے:

اذاانت عون الحق غو ث الخلق والرکن الشدید۔ (قصائد قاسمی، صفحہ ۱۹)

درس عبرت: ان حوالہ جات کو دیکھیں اور غور فرمائیں کہ جو لوگ آج حضرت غوثِ اعظم، شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم کہنا شرک وخلافِ اسلام قرار دے رہے ہیں ان کے اکابر کس قدر واضح الفاظ میں اپنے امراُ وعلماءِ ومشائخ کو غوثِ اعظم، غوثِ کاملین، غوثِ دارین وغوث الخلق لکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ نام نہاد موحدین اپنے اکابر کو تو کچھ نہیں کہتے مگر

شہنشاہِ بغداد کو غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کہنے پر انہیں شرک کا دورہ پڑ جاتا ہے۔

غوث کا شرعی معنی: یہ لوگ محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ کو غوث الثقلین و غوثِ اعظم ماننے سے انکاری ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اور دیگر مقبولانِ بارگاہ کو ''کن فیکون'' کی شان بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ''فتوح الغیب'' شریف میں خود نقل فرمایا جس کا ترجمہ کتب خانہ وہابیہ سعودیہ حدیث منزل کراچی نے بدیں الفاظ شائع کیا ہے: ''اللہ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا اے آدم کے بیٹے میں معبود ہوں، جس چیز کو کہتا ہوں ''کُن'' ''پیدا ہو''، ''فیکون'' ''پس وہ ہو جاتی ہے''۔ تو میری فرمانبرداری کر میں تجھے بھی ایسا کروں گا کہ تو کسی چیز کو ''کُن'' کہے گا تو ''فیکون'' پس وہ ہو جائے گی اور تحقیق دیا ہے یہ مرتبہ اللہ نے اپنے بہت سے پیغمبروں، دوستوں اور بنی آدم کے خاصوں کو''۔ (حوالہ مذکورہ، صفحہ ۴۴، ۴۵)۔

فائدہ: خود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے غوث کا معنی و مطلب واضح فرمایا کہ غوث وہ ہوتا ہے جس کی تدبیر تقدیر بن جائے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے حالات پڑھنے والوں کو معلوم ہے کہ حضور غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کی کس طرح تدبیر تقدیر بنتی تھی۔ چند واقعات و دلائل ہم آگے چل کر عرض کرینگے۔ یہاں لغوی و شرعی معنی کی مناسبت عرض کر دوں۔

غوث کا معنی: لغت کی کتابوں میں غوث کا معنی ہوتا ہے، فریاد رس اور مدد گار۔

''فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِہٖ''۔ (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، آیت ۱۵)

پھر فریاد کی اس سے اس نے جو تھا اس کے رفیقوں میں۔ (مولوی محمود الحسن وہابی، صفحہ ۵۰۱)۔

اس نے موسیٰ سے اس کے دشمنوں کے برخلاف مدد چاہی۔ (مولوی ثناء اللہ غیر مقلد وہابی، صفحہ ۴۶۳)۔

اہلِ لغت نے بھی اس کے یہی معانی لکھے ہیں۔

فائدہ: یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم اور غوث الثقلین کو صرف غوث کہنا و لکھنا بھی گوارا نہیں کرتے بلکہ وہ برملا کہتے ہیں کہ غوث اور داتا اور مولیٰ اور سیّد تو صرف اللہ ہی ہے مگر اللہ رب العلمین نے قرآن مجید میں یہ تمام القاب اپنے محبوبوں کو عطا فرما کر جاہلوں کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ چنانچہ ہماری پیش کردہ مذکورہ آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ کیا گیا لہٰذا آپ نبی و رسول ہوتے ہوئے غوث بھی تھے کیونکہ قاعدہ ہے ادنیٰ درجہ اعلیٰ درجہ میں لازماً ہوتا ہے۔

"وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ" (پارہ ۲۸، سورۃ الحشر، آیت ۷)

ترجمہ: جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو۔

فائدہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ امام الانبیاء والمرسلین ﷺ دینے والے یعنی داتا بھی ہیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام اور اُولیاء اللہ کو مولیٰ کے لقب سے نوازا گیا ہے۔

" كَمَاقَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ " (پارہ ۲۸، سورۃ التحریم، آیت ۴)

ترجمہ: تو بیشک اللہ مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

حضرت صالح علیہ السلام کو سیّد ہونے سے سرفراز کیا گیا۔

" كَمَاقَالَ تَعَالٰى سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ○ " (پارہ ۳، سورۂ آل عمران، آیت ۳۹)

ترجمہ: سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے۔

فائدہ: قرآن مجید سے ثابت ہوگیا کہ غوث، داتا، مولیٰ اور سید کا اعزاز اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کو بخشا ہے۔لٰہذا اب ان القاب کو بزرگوں کے لئے استعمال کرنے میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہ رہی۔ان واضح آیات کے باوجود منکرین کے انکار و اعتراض پر ہمیں سخت تعجب ہوتا ہے حالانکہ انہیں کے اکابر نے حضرت غوث الاعظم کو غوثِ اعظم اور غوث الثقلین کہنے اور لکھنے میں ہمارے ساتھ مکمل اتفاق کیا ہے چند حوالے گذر چکے مزید ملاحظہ ہوں۔

علماء دیوبند، وہابیہ کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ نے لکھا ہے حضرت غوث پاک قدس سرہٗ، "کلیات صفحہ ۷۳ غوث الاعظم"، "شمائم امدایہ صفحہ ۴۳" ارباب معارف سے غوث ہے، یہ مرتبہ عظیم رکھتا ہے اور سیّد کریم ہوتا ہے، آدمی حالتِ اضطرار میں اس کے محتاج ہوتے ہیں اور اظہارِ علوم فہم اور اسرارِ مکنونہ اس سے چاہتے ہیں اور طلبِ دعا اس سے کرتے ہیں اور وہ مستجاب الدعوات ہے۔"شمائم امدایہ صفحہ ۲۳"، خود حاجی صاحب کو غوثِ دوران لکھا گیا ہے۔کلیات امدایہ صفحہ ۸۱، تھانوی صاحب نے لکھا ہے، حضرت غوث الاعظم، امداد المشتاق صفحہ ۷۸، ۱۵۸، غوث الکاملین غیاث الطالبین، امداد المشتاق صفحہ ۱۹۹، غوثِ اعظم، اضافات یومیہ جلد ا صفحہ ۲۵۶، ۴۳۹، غوث پاک، افاضات جلد ا، صفحہ ۲۵۷، غوثِ اعظم و غوث الثقلین، فتاویٰ رشیدیہ گنگوہی دیوبندی وہابی صفحہ ۳۳۰، گنگوہی صاحب کو غوثِ اعظم کہتے ہیں۔مرثیہ صفحہ ۵، تذکرۃ الرشید جلد ا، صفحہ ۲، غوثِ صمدانی، اربابِ طریقت صفحہ ۴۲، غیر مقلدین، مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی کی مکمل کتاب بنام "غوث الاعظم" اور اس میں بار بار غوثِ اعظم کا لقب آپ رضی اللہ عنہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔غوث

الثقلین،صراط مستقیم صفحہ ۲۸۳، رئیس الوہابیہ اسمعیل دہلوی حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ۔صراطِ مستقیم صفحہ ۱۰۵،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد۳ صفحہ ۳۰۳، ۲۵۹، ۲۳، ۲۰،غوث الاعظم ،فتاویٰ نذیریہ، جلد ۱ صفحہ ۱۱۳، غیر مقلد وہابی۔

فائدہ: ان حوالوں سے یہ بات اظہر من الشّمس ہوگئی ہے کہ اہلسنّت کی طرح دیگر فرقوں کے اکابر واصاغر بھی لقب غوثِ اعظم اور غوث الثقلین غیر خدا کے لئے استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ بالخصوص یہ لقب حضرت پیرانِ پیر دستگیر ابو محمد سیّدنا الشیخ السید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی کے لئے درجہ شہرت حاصل کرچکا ہے گویا جب بھی یہ لقب سامنے آتا ہے تو فوراً آپ رضی اللہ عنہ کی طرف خیال چلا جاتا ہے اگر اس لقب کا استعمال اتنا وسعت نہ رکھتا تو ہمارے مخالفین کے اکابر غیر خدا کے لئے کبھی بھی اس کا ارتکاب نہ کرتے۔

غوثِ اعظم کا لقب: دینوی رواج ہے کہ کسی شخصیت کا لقب کوئی اعلیٰ شخصیت منتخب کرتی ہے تو وہ لقب خاص اُسی شخصیت پر مستعمل ہوتا ہے اگرچہ دوسرے لوگ اس کے لائق ہیں لیکن ان پر وہ لقب استعمال کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔

یہ لقب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے چنانچہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک الہام بیان فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو خلوتِ خاص میں ارشادات سے نوازا۔ وہ الہام ''رسالہ الغوثیہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ فقیر ۱۴۱۸ھ میں بغداد شریف بارِ دوم حاضر ہوا تو بابِ الشیخ کے سامنے ایک کتب فروش سے ایک کتاب خریدی بنام ''الفیوضات الربانیہ لسیدنا القطب الکبیر بازالله الاشهب مولانا عبد القادر الگیلانی'' ترجمہ وترتیب السید الشیخ نورالدین ابا فهد باسم بن علی بن عبدالملک بن السلطان محمد بن الامام محی الدین آل المدرس الحسینی . رئیس الطریقه القادریه، اس کے صفحہ ۴ سے صفحہ ۱۳ تک یہ رسالہ پھیلا ہوا ہے۔اس کے اول میں یہ عبارت مرقوم ہے۔ هذا الغوثیه وهی بطریق الالهام القلبی والکشف المعنوی . وہ رسالہ غوثیہ (عربی زبان) میں یوں ہے۔

﴿رسالہ غوثیہ﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله كاشف الغمة والصلوٰة على نبيهٖ خير البرية امابعد قال الغوث الاعظم المستوحش عن غير الله المستانس بالله قال لی الرجيا غوث الاعظم قلت لبيک يا رب الغوث قال كل طور بين

الناسوت والملکوت فهی شریعة وکل طور بین الملکوت و الجبروت فهی فریقة وکل طور بین الجبروت واللاهوت فهی حقیقة یاغوث الاعظم ماظهرت نی شیءٍ نظهوری فی الانسان ثم سالت یا ربی هل لک مکان قال یاغوث الاعظم انامکون المکان ولیس لی مکان وسری الانسان ثم سالت یا رب من ای شیءٍ خلقت المٰلٰکة من نور الانسان وخلق الانسان من نوری یا غوث الاعظم جعلت الانسان مطیتی و جعلت سائر الاکوان مطیته یا غوث الاعظم نعم الطالب انا یحبهم و نعم المطلوب الانسان و نعم الراکب الانسان و نعم المرکوب له سائر الاکوان قال یاغوث الاعظم الانسان سری و انا سره لو عرف الانسان منزلته' عندی لقال فی کل نفس من الانفاس انا الملک لا ملک الیوم الا لی قال یاغوث اعظم ما اکل الانسان طعاماً وما شرب شرابا وما قام وما قعد وما نطق وما صمت و ما فعل فعلاً وما توجه لشیءٍ وماغاب عن شیءٍ الاانا فیه مسکنه ومحرکه قال لی یا غوث الاعظم جسیم الانسان وقلبه ونفسه وروحه وسمعه وبصره ولسانه ویده ورجله کل ذلک اظهرت له بنفسی لنفسی لا هو الا انا ولا انا غیره وقال یا غوث الاعظم اذا رأیت المحترق بناء الفقر والمنکسر بکسره الفاقة فتقرب الیه فانه لاحجاب بینی و بینه قال یا غوث الاعظم لا تاکل طعاماً ولا تشرب شراباً ولا تنم نومة الا عندی بقلب حاضر وعین ناضر قال غوث الاعظم من منع من سفر الباطن ابتلی بسفر الظاهر و لم یرده منی الا بعدًا فی السفر الظاهر قال یا غوث الاعظم الاتحاد حال لایعبر بلسانِ المقال فمن اٰمن بهٖ قبل وجود الحال فقد کفر ومن اراد العبادة بعد الوصول فقد اشرک بالله قال یاغوث الاعظم من سعد سعادة الازل فطوبیٰ له' لم یکن مخذولاً و من شقی بشقاة الاذل فویل له' ولم یکن مقبولاً بعد ذٰلک قط قال یا غوث الاعظم جعلت الفقر والفاقة مطیة الانسان فمن رکبهما بلغ المنزل قبل ان یقطع المساف والبوادی قال یا غوث الاعظم کوعلم الانسان ماکا ن که بعد الموت ماتمنی الحیوٰة فی الدنیا یقول بین یدی الله کل لمحةٍ ولحظةٍ یا رب امتنی امتنی قال یا غوث الاعظم حجة الخلائق عندی یوم القیٰمة الصم والبکم و العمٰی ثم التحیر و البکآء و فی القبر کذلک قال یاغوث الاعظم المحبة حجاب بین المحب و المحبوب فاذا فنی المحب عن المحبة وصل با

لمحبوب قال رایت الارواح کلها یترقصون فی قوالیهم بعد سماع قولہٖ الست بربکم الیٰ یوم القیامة قال رأیت الرب تعالیٰ قال لی یاغوث الاعظم من مالتی عن الرویة بعد العلم فهو محجوب بعلم الرؤیة ومن ظن ان الرؤیة غیر العلم فهو مغرور بر ؤ یة الرب تعالیٰ قال یا غوث الاعظم من رانی استغنی عن السؤال فی کل حال و من لم یرفلا ینفعه السوال فهو محبوب بالمقال قال لی یاغوث الاعظم لیس الفقیر عندی من لیس له شی ء بل الفقیر الذی له امرنی کل شیءٍ ان قال بشی ءٍ کن فیکون قال لی یاغوث الاعظم لا اُلفةً ولا نعمة فی الجنان بعد ظهوری فیها ولا وحشة ولا حر قة فی النار بعد خطابی لا هلها قال یاغوث الاعظم انا اکرم من کل کریم و انا ارحم من کل رحیم قال یا غوث الاعظم فقلت لبیک یا رب العرش العظیم فقال لی قل یا رب الغوث الکریم الرحیم قال یاغوث الاعظم ثم عند ی لاکنوم العوام ترنی فقلت یا ر ب کیف انام عندک قال لحمور الجسم عن اللذات وحمور النفس عن الشهوات وحمود القلب عن الخطرات وحمور الروح عن الحظیات دفنآء ذاتک فی الذات قال یا غوث الاعظم قل لا صاحابک واحبابک فمن اراد منکم بمحبتی فعلیه باختیار الفقر ثم فقر الفقر ثم الفقر علی الفقر فاذا ثم فقر تم هو فلا هم الا انا قال لی یا غوث الاعظم طوبیٰ لک ان کنت رء وفاً علیٰ بریتی ثم طوبیٰ لک ان کنت لبریتی عفراً وقال لی یاغوث الاعظم جعلت فی العفس طریق الراهدین وجعلت فی القلب طریق العارفین وجعلت فی الروح طرین الواقفین و جعلت نفسی محل الاسراد یاغوث قل لا صحٰبک و اغتنموا دعوة الفقرآء فانهم عندی و انا عند هم یا غوث انامأ وی کل شی ءٍ و سکنه و منظره والی المصیر قال یا غوث الاعظم لا تنظر الی الجنة وما فیها ترنی بلاواسطة ولا تنظر الی النار وما فیها ترنی بلا واسطة قال یا غوث الاعظم اهل الجنةیتعوذون عن النعیم کاهل النار یتعوذون عن الجحیم یا غوث من شغل بسؤالی کا ن صاحبه ناراً یو م القیامة یا غوث اهل القربة یستغیثون عن القرب کاهل البعد یستغیثون عن البعد یا غوث ان لی عبادًا سوی الانبیآء و المرسلین لایطلع علیٰ احوالهم احد من اهل الدنیا ولا من اهل الأخرة ولا احد من اهل الجنة ولا احد من اهل النار ولا مالک ولا رضوان وما خلقتهم للجنة ولا للنار ولاللثواب ولاللعقاب ولا

للحور ولا للقصور ولاللغلمان فطوبیٰ لمن اٰمن بهم یاغوث انت منهم ومن علاماتهم فی الدنیا ان اجسامهم محترتة من قلة الطعام و نفوسهم محترقة عن الشهوات و قلوبهم محترقة عن الخطرات وارواحهم محترقة عن الخطیات وهم اصحاب اللقآء المحترقین بنور اللقآء یا غوث اذا جآء العطشان فی یوم شدید الحر وانت صاحب المآء البار دولیس لک حاجة بالمآء فلو کنت تمنعه فانت ابخل الابخلین فکیف امنعهم رحمتی رانااشهد ت علیٰ نفسی بانی ارحم الراحمین یاغوث ما بعد احد من المعاصی وماقرب احد من الطاعات یا غوث لو قرب منی احد لکان اهل المعاصی لانهم اصحاب العجز والندم یا غوث العجز منبع النور و العجب الظلمة یا غوث اهل المعاصی محبوبون بالمعاصی و اهل الطاعات محبوبون بالطات ورآء هم قوم اٰخرون لیس لهم غم المعاصی ولا هم الطاعات یا غوث بشر المذبنین بالفضل والکرم والمعجبین بالعدل والنقم یاغوث اهل الطاعات یذکرون النعیم واهل العصیان یذکرون الرحیم یا غوث انا قریب فی المعاصی بعد فرع عن المعاصی و انابعید عن المطیع اذا فرغ عن الطاعات یا غوث خلقت العوام قلم یطیقوا انوارًا قال فجعلت بینی وبینهم حجاب الظلمة خلقت الخواص فلم یطیقرا مجاورتی فجعلت الانوار بینی وبینهم حجاباً یا غوث قل لا صحابک من اراد منکم ان یصل الی فعلیه الخروج من کل شیءٍ اخرج من عقبة الدنیا تصل الی الأخرة و اخرج عن عقبة الأ خرة تصل الی یا غوث اُخرج عن الاجسام والنفوس ثم اخرج عن القلوب والارواح ثم اخرج عن الامر و الحکم تصل الی فقلت یا رب ای صلوٰة اقرب الیک قال الصلوٰة التی لیس فیها سؤالی من النار والجنة و صاحبها غائب عنها ثم قلت ای صوم افضل عندک قال الصوم الذی لیس فیه سؤا لی وصاحبه غائب عنه ثم قلت ای عمل افضل عندک قال العمل الذی لیس فیه سؤالی وصاحبه غآئب عندثم قلت ای بکآء افضل عندک قال بکآء الضاحکین قلت ای ضحک افضل عندک قال ضحک الباکین قلت ای بوبة افضل عندک قال توبة المعصومین ثم قلت ای عصمة افضل عندک قال عصمة التائبین قال یاغوث لیس لصاحب العلم عندی مبیل مع العلم عنده الابعد انکار الرب تعالیٰ فسالت یا رب مامعنی العشق قال یا غوث عشق لی وق قلبک عن

سؤالی یا غوث اذا عرفت ظاهرا لعشق فعلیک بالفنآء عن العشق لان العشق حجاب بین العاشق والمعشوق یاغوث اذا عرفت التوبة فعلیک با خراج هم الذنب عن النفس ثم باخراج خطراتہٖ عن القلب فاذا فعلت ذٰلک تصل الی و الافانت من المستهزئین یا غوث ان تدخل حرمی فلا تلتفت الی الملک والملکوت ولا الجبروت لان الملک شیطن العالم والملکوت شیطان العارف والجبروت شیطان الواقف فمن رضی بواحد منها فهو عندی من المطرودین یا غوث المجاهدة بحر من بحر المشاهدة رحیتا نه الواقفون فمن اراد الدخول فی بحر المشاهدةفعلیه باختیار المجاهدة لان المجاهدة بذرالمشاهدة یا غوث من اختیار المجاهدة کمالا بد لهم منی قال یاغوث الاعظم ان احب العباد الی اللہ العبد الذی کان له الوالد والولد وقلبه فارغ منهما فلومات الولدفلیس له حزن بموت الولد ولو مکن له الولد فلیس له هم بفوت الوالد فاذا بلغ العبد بهذه المنزلة فهو عندی بلاولد ولاوالد ولم یکن له کفواًاحدوقال یا غوث من لم فنآء الولد بمحبتی وفنآء الوالد بمودنی لم یجد لذة الواحد انیة والفردانیة قال یا غوث اذا اردت ان تنظر الی فی محل فاختر قلباً حزیناً لی فارغاًعن سوائی فقلت یارب ماعلم العلم قال یاغوث علم العلم هو الجهل عن العلم قال یاغوث طوبیٰ لعبد مال قلبه الی المجاهدة وویل لعبد مالا قلبه الی الشهوات قال رایت الرب سبحانه وتعالیٰ سالته عن المُعراج قال یا غوث الاعظم المعراج هو العروح عن کل شیءٍ سؤا لی فکمال العروج مازاغ البصر و ما طغٰی قال یا غوث لا صلوٰۃ لمن لا معراج له عندی یا غوث المحروم عن الصلوٰۃ هو المحروم عن المعراج عندی.

مع رسالہ مولانا عظام قادری بھیروی نقل کر کے لکھتے ہیں کہ یہ ''رسالہ غوثیہ'' کتاب ''ارشادالطالبین'' مصنفہ حضرت شاہ محمد رضا قادری بن شیخ فاضل سے نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ فقیر نے بخدمت مرشد خود شیخ محی الدین محمد منا عرض کیا کہ غوثیہ عالیہ کتب خانہ میں ہے فرمایا ہے۔عرض کیا کہ از ملفوظات حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ کے ہے فرمایا ہاں اور نقل کیا گیا ہے حضرت شیخ سیّد عبدالوہاب رضی اللہ عنہ ولد حضرت شیخ قدس سرہٗ سے کہ جو کوئی اس کلمہ وکلام کو جو مابین حق سبحانہ تعالیٰ وحضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ کے ہوئی ہے باتجدید وضوخلوت میں پڑھے اور معنے اس کے لفظاً لفظاً دل میں جمائے تو بالضرور چہلم تک فتح الباب وکشاد مہمات سرانجام ہو۔لیکن اول طعام فقراء ومساکین کے واسطے مہیا رکھے اور کھلائے کہ

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت غوث قدس سرہٗ کو فرمایا ہے کہ اپنے اصحاب کو کہو کہ دعوتِ فقراء کی غنیمت جانو کہ میں ان کے پاس ہوں اور وہ میرے پاس ہیں۔ کھانا کھلا کر نیم شب یا اخیر شب میں پڑھنا شروع کرے جس قدر ممکن ہو اُسی قدر پڑھے۔ فقط مولانا عبدالقادر بھیروی مرحوم لکھتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ کشود فتوح ظاہر اور باطن کا ہوئے گا۔

(نور السبحانی صفحہ ۵۹، مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور)

انتباہ: اس رسالہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کو ہر نئے مضمون کے آغاز میں یا غوث الاعظم کے محبوب جملہ سے بار بار نوازا ہے۔

تبصرۂ اُویسی: جب ''غوثِ اعظم'' کا خطاب اللہ تعالیٰ نے خود عطا فرمایا ہے تو پھر منکر کا انکار کس شمار میں۔ لیکن مجھے اہلسنّت کے پیر پرست حضرات کا افسوس ہے کہ وہ اپنے مرشدوں اور پیروں کو غوثِ اعظم کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ان کی زیادتی ہے اور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے لقب نام سے مذاق ہے اس سے ان کے مرشدِ حقیقی بھی راضی نہ ہونگے بلکہ قیامت میں انہیں منہ نہ لگا ئینگے۔

لطیفہ: غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ محکمہ بطون کے جنرل ہیں ہمارے دینوی نظام میں جنرل کسی معمولی عہدیدار کو نہ دیا جائے تو بولنے والا جیل جانے کا مستحق ہے یونہی غوث کا اعلیٰ عہدہ اپنے مرشد کا دینا (جو سیّدنا جیلانی کے مقابلے میں معمولی عہدہ رکھتا ہے) منجانب اللہ سرزنش ہوگی۔

ھائے بدقسمتی: مجھے تو ان سُنی بھائیوں پر تعجب ہے جو داڑھی منڈے بے نماز پیروں کو غوثِ اعظم یا کم از کم زمانِ قطب کے القاب سے یاد کرتے ہیں بلکہ وہ مولوی، مقررین، واعظین اپنے لئے ابھی سے جہنم میں ٹھکانہ بنالیں جو جاہل پیروں اور بےعمل گدی نشینوں کو منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھ کر انہیں غوث وقطب وغیرہ وغیرہ گردانتے ہیں۔ یہ سخت سے سخت عذاب کے مستحق ہیں ایک طرف جھوٹ بولتے ہیں، دوسرے منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے اور اس کی عظمت کو پامال کرتے ہیں۔

واعاذنا اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہٖ اللہ علی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

﴿لقب غوثِ اعظم کا عملی پروگرام﴾

اللہ تعالیٰ نے حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم کا لقب عنایت فرمایا ہے تو فریادرسی اور تصرفات سے بھی بھرپور نوازا ہے خود سیّدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ارشاداتِ عالیہ: (تمة فتوح الغیب برحاشیه بهجة الاسرار، صفحه

۲۲۸،مطبوعہ مصر)

انا لمریدی حافظ ما یخافہ
و احرسہ من کل شر و فتنۃ

یعنی میں اپنے مرید کی محافظت کرنے والا ہوں، ہراُس چیز سے جو اس کو خوف میں ڈالے اور میں اس کی نگہبانی کرتا ہوں ہر قسم کے شر اور فتنہ سے۔

توسل بنا فی کل ھول و شدۃ
اغیثک فی الاشیأ طراً بھمتی

یعنی مجھ سے توسل کردہر ہوں اور سختی میں، میں اپنی ہمت سے جملہ اُمور میں تمہاری فریادرسی کروں گا۔

مریدی اذا ما کان شرقاً و مغرباً
اغثہ اذا ما سارفی ای بلدۃ

یعنی میں اپنے مرید کی فریادرسی کرتا ہوں خواہ کسی شہر میں ہو، مشرق میں یا مغرب میں۔

(تمة فتوح الغیب برحاشیہ بھجة الاسرار، صفحہ ۲۲۵و ۲۳ ،مطبوعہ مصر)

مریدی لا تخف واش فانی
عزوم قاتل عند القتالی

یعنی میرے مرید کسی دشمن سے نہ ڈر کہ بیشک میں مستقل عزم والا سخت گیر اور لڑائی کے وقت قتل کرنے والا ہوں۔

مریدی لا تخف اللہ ربی
عطانی رفعةً نلت المنالی

یعنی میرے مرید خوف نہ کر، اللہ میرا رب ہے، مجھے وہ رفعت ملی ہے جس سے میں مقصود کو پہنچ گیا ہوں۔

مریدی تمسک بی و کن بی واثقاً
فاحمیک فی الدنیا و یوم القیامۃ

یعنی اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ، میں تیری دنیا میں بھی حمایت کروں گا اور قیامت کے دن بھی۔(بھجة الاسرار صفحہ ۹۹)۔

"ولو انکشفت عورۃ مریدی بالمشرق وانا بالمغرب استرتھا"

یعنی اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں۔

مزید دلائل: مصنف مزاج کے لئے اتنا کافی ہے۔ضدی ہٹ دھرم کو ضخیم دفتر بھی ناکافی۔محض تبرک کے طور چند مزید دلائل بصورت کرامات عرض کر دوں تا کہ محبّ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ایمان کو تازگی اور حاسد و مبغض کا دل جل کر راکھ ہو۔

محی الدین: جب آپ رضی اللہ عنہ نے دین کو زندہ کر کے اسے نئی جوانی بخشی تو پھر غوثِ اعظم آپ رضی اللہ عنہ نہ ہوں تو اور کون ہو۔

اپنے بیگانے مانتے ہیں کہ حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ عنہ کو محی الدین کے پیارے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ۴۸۹ھ میں خلیفہ مستظہر باللہ عباسی کے عہد میں بغداد تشریف لائے اور ۲۳ سال کی مدت میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی و مدنی زمانہ تبلیغ کا عرصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کی ظاہر و باطنی ہر طرح کی تکمیل فرما کر "محی الدین" کے لقب سے ملقب فرما کر مسند ارشاد وعنایت فرمائی۔" بھجۃ الاسرار" میں تحریر ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے مشہور خلائق لقب "محی الدین" کے متعلق یہ وضاحت فرمائی کہ ۵۱۱ھ میں ایک جمعہ کے روز میں سفر سے پابرہنہ بغداد کی طرف واپس آرہا تھا کہ ایک نہایت ہی لاغر و نحیف بیمار پر میرا گذر ہوا۔اس نے کہا "السلام وعلیکم یا عبدالقادر" میں نے سلام کا جواب دیا کہنے لگا "مجھے اُٹھاؤ" میں نے اُٹھا کر بٹھا دیا اچانک اس کا چہرہ بارونق اور جسم موٹا تازہ ہو گیا۔میں حیران ہوا تو کہنے لگا "تعجب کی بات نہیں میں آپ کے جد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہوں جو مردہ ہو رہا تھا۔اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے مجھے نئی زندگی عطا فرمائی ہے آپ محی الدین ہیں" چنانچہ جب میں جامع مسجد کی حدود میں داخل ہوا تو ایک شخص نے اپنا جوتا اُتار کر مجھے پہننے کو دیا اور "سیّدی محی الدین" کے الفاظ سے مخاطب کیا۔نمازِ جمعہ تمام ہوا تو لوگ دوڑتے ہوئے میری طرف آئے اور "یا محی الدین، یا محی الدین" پکارتے ہوئے میرے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے کہ اس سے پہلے کبھی کسی نے مجھے اس نام سے نہیں پکارا۔(بھجۃ الاسرار، مھرو منیر)۔

تبصرہ اُویسی غفرلہ: تاریخی اوراق گردانتے کہ جب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مسندِ رشد و ہدایت کو زینت بخشی اُس وقت عالمِ دنیا کے حالات کس طرح زبوں تھے۔اسلام کی کمپرسی کس حد کو پہونچ چکی تھی۔مسند رشد

وہدایت (تصوف) کا حالِ زار کس طرح پامال تھا تفصیل سے پتہ چلے گا کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا احسانِ عظیم بھلایا نہ جائیگا۔

شیخ علی سقار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ پیرودستگیر غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ نے بدھ کے دن ۲۷ ذی الحجہ ۵۲۹ھ کو قبرستان شونیزیہ کی زیارت کی۔آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ فقہاء وفقراء تھے۔آپ رضی اللہ عنہ شیخ حماد رضی اللہ عنہ کی قبر پاک پر دیر تک کھڑے رہے سخت گرمی تھی لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس آئے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار تھے اور وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اول عمر میں شیخ حماد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا ایک بار ۱۵ شعبان جمعہ کے دن میں حاضر ہوا۔شیخ اپنی جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز کو نکلے ہم نہر کے پل پر پہنچے شیخ نے مجھے دھکا دیا میں نہر میں گر پڑا سخت سردی تھی مجھ پر صوف کا جبہ تھا ہاتھ میں کتاب کے اجزا تھے میں نے ہاتھ اُونچا کرلیا کہ کتاب بھیگ نہ جائے وہ مجھے پانی میں چھوڑ کر چلے گئے میں پانی سے نکلا جبہ نچوڑا پھر اُن کے پیچھے ہولیا مجھے سردی سے سخت تکلیف تھی پھر آپ رضی اللہ عنہ کے مرید میرے پیچھے ہوئے کہ اسے ستائیں ،مخول کریں،آپ رضی اللہ عنہ یعنی شیخ حماد نے جھڑکا ،خبردار! تم میں سے کوئی بھی اس جیسا نہیں میں تو اسے تکلیف دے کر اس کا امتحان لیتا ہوں مگر میں نے اسے استقلال کا پہاڑ پایا جو جگہ سے نہیں ہلتا۔

آج جب میں ان کی قبر پر آیا ہوں دیکھا کہ قبر میں جوہری لباس سے آراستہ ہیں،سر پر یاقوت کا تاج ہے،ہاتھ میں سونے کے کنگن ہیں،پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہیں لیکن اُن کا دایاں ہاتھ کام نہیں دیتا۔میں نے پوچھا تو فرمایا کہ اے دستگیر بیکساں یہ وہی ہاتھ ہے جس سے تجھے نہر میں دھکا دیا تھا کیا آپ رضی اللہ عنہ مجھے یہ قصور معاف کرتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بے شک چنانچہ میں اُن کے بارے میں دعا کرتا رہا اور پانچ ہزار اُولیاء اللہ آمین کہہ رہے تھے جو اپنی اپنی قبروں میں تھے اب ہاتھ درست ہوگیا ہے۔

جب یہ بات بغداد میں مشہور ہوگئی تو شیخ حماد رضی اللہ عنہ کے مرید تحقیق کے لئے جنابِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کا مطلب سمجھ کر فرمایا تم دو شیخ گواہ کے طور پر پسند کرلو جو تمہیں بتائیں،تو اُنہوں نے شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو بغداد میں ان دنوں کے آئے ہوئے تھے اور شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو گواہ کے طور پر چنا یہ دونوں صاحب کشف میں تھے جنابِ غوث پاک رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ آنے والے جمعہ تک آپ رضی اللہ عنہ کو مہلت ہے کہ مذکورہ بزرگوں کی زبان سے اظہار ہوجائے کہ ٹھیک شیخ حماد رضی اللہ عنہ کی قبر سے ایسا واقعہ آپ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔جنابِ دستگیر نے فرمایا جمعہ تک کیوں ابھی اسی وقت تم پر ظاہر ہوتا ہے۔یہ کہہ کر سر جھکا لیا معاً اُسی وقت خادم

دوڑے آئے یا دستگیر رضی اللہ عنہ شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ آ رہے ہیں کہ ایسے حال میں کہ پاؤں برہنہ جلد جلد چلے آ رہے ہیں، شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے آ کر کہا کہ مجھ پر اس وقت اللہ تعالیٰ نے شیخ حماد رضی اللہ عنہ کو ظاہر کیا۔ شیخ حماد رضی اللہ عنہ نے کہا اے یوسف رحمۃ اللہ علیہ جلد جا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس جو میرے مرید جمع ہیں انہیں کہہ دے کہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا بیان ٹھیک ہے ابھی شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پورا نہیں ہوا تھا کہ شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ آ گئے اُنہوں نے بھی آ کر ایسا ہی کہا تب تمام مریدوں نے معافی مانگی۔(بهجة الاسرار، صفحه ۱۵۳)۔

شیخ بدیع الدین خلف شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھ کو میرے استاد نے بغداد میں بھیجا کہ ایک نسخہ مسند احمد رضی اللہ عنہ کا لاکر میں بغداد میں آیا۔ یہاں لوگ حضرت سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکر بڑے شوق سے کرتے تھے میرے دل میں آیا کہ میں بھی ایسے شیخ کی خدمت میں حاضر ہونگا اور اپنے دل میں کچھ ٹھان لونگا دیکھوں شیخ میرے دل کی بات جانتے ہیں یا نہیں میں نے یہ نیت کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤں، میں سلام کروں، آپ رضی اللہ عنہ سلام کا جواب نہ دیں مجھ سے منہ مبارک پھیر لیں پھر اپنے خادم سے کہیں کہ اس مرد کو اتنی کھجوریں، اتنا شہد دے پھر اپنی ٹوپی مجھے پہنائیں میں یہ خیال کر کے حاضر ہوا، جنابِ غوث محراب میں بیٹھے تھے، میری طرف بڑے غور سے دیکھا میں نے سلام کیا جواب نہ دیا مجھ سے منہ پھیر لیا خادم کو فرمایا اس مرد کو اتنی کھجوریں اتنا شہد لا دے، خدا کی قسم بالکل وہی الفاظ فرمائے جو میرے دل میں آئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا خادم یہ چیزیں لے آیا تو میری ٹوپی میں کھجوریں ڈال دیں اور مجھے اپنی ٹوپی پہنا دی پھر میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اے خلف! یہ سب کچھ تو نے ارادہ کیا پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا اور آپ رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کیا۔ حدیث سنی یہ شیخ بدین الدین اکابر محدثین سے ہیں پھر مصر میں آ رہے۔ یہیں فوت ہوئے قاہرہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔(بهجة الاسرار، صفحه ۲۰٤)۔

شیخ ابوالحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں علم پڑھا کرتا تھا میں آپ رضی اللہ عنہ کا لوٹا اُٹھانے والا تھا میں رات کو اکثر جاگتا رہتا کہ کب آپ رضی اللہ عنہ کو پانی کی حاجت ہو۔ ایک رات آپ رضی اللہ عنہ اُٹھے گھر کے دروازہ سے نکلے میں نے لوٹا دیا نہ لیا اور مدرسہ کو چلے مدرسہ کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے میں بھی پیچھے پیچھے چلا میں دل میں کہتا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو میرا علم نہیں آپ رضی اللہ عنہ چلتے چلتے شہر بغداد کے دروازہ تک پہنچے وہ دروازہ بھی کھل گیا آپ رضی اللہ عنہ باہر چلے دروازہ بند ہو گیا۔

تھوڑی دور چلے تھے کہ ہم ایک شہر میں پہنچے جس کو میں پہچان نہ سکا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک مکان میں داخل ہوئے وہاں چھ

شخص تھے سب نے آپ رضی اللہ عنہ کوسلام کیا میں وہاں ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہوگیا مکان کے ایک جانب سے رونے کی آواز سنی تھوڑی دیر میں آواز بند ہوگئی ایک مرد آیا رونے کی آواز والے کمرہ میں چلا گیا پھر نکلا کندھے پر ایک شخص کو اُٹھائے لایا ایک اور شخص داخل ہوا جس کی موچھیں لمبی لمبی تھیں وہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ شیخ نے اُس کوکلمہ شہادت پڑھایا، موچھوں کے بال کترے، ٹوپی پہنائی اس کا نام محمد رکھا اور پھر اُن سب کو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہ شخص اُس مرحوم کی جگہ مقرر کیا جائے ان سب نے کہا بہت اچھا۔ پھر جنابِ دستگیر رضی اللہ عنہ نکلے، سب وہیں چھوڑے، میں پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیا تھوڑا چلے تھے دیکھا کہ ہم بغداد شریف کے دروازہ پر ہیں دروازہ کھلا اندر آئے پھر مدرسہ میں آئے پھر گھر میں جب صبح ہوئی میں اپنی عادت کے موافق حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھنے کے لئے بیٹھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ کی ہیبت سے کچھ پڑھ نہ سکا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پڑھ کچھ مضائقہ نہیں میں نے عرض کیا اور رات والا سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ شہر نہاوند تھا اور چھ آدمی عمدہ ابدال تھے فوت ہونے والا بھی ایک ابدال تھا کندھے پر اُٹھانے والے حضرت خضر علیہ السلام تھے باہر لے گئے کہ غسل کفن کریں، مسلمان ہونے والا شخص قسطنطنیہ کا عیسائی تھا مجھے حکم دیا گیا کہ فوت ہونے والے ابدال کی جگہ اس عیسائی کو مسلمان کر کے بھرتی کروں اب تم یہ واقعہ میری زندگی تک کسی سے نہ کہنا۔(بهجة الاسرار،صفحه ٢٠٨)۔

شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک دفعہ حضرت سیّدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وعظ فرمارہے تھے بارش ہونے لگی مجلس منتشر ہونے لگی لوگ اُٹھنے لگے بعض آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے گویا توجہ بدل گئی۔ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لوگوں کو جمع کرتا ہوں تو نے تفرقہ ڈال دیا بارش فوراً بند ہوگئی بارش مجلس وعظ سے باہر ہورہی تھی مجلس پر ایک قطرہ نہ پڑتا۔(بهجة الاسرار،صفحه ٢٢١)۔

یہی راوی کہتے ہیں ایک دفعہ دجلہ میں سیلاب آیا بغداد شہر غرق ہونے لگا لوگ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دوڑے، فریاد کی آپ رضی اللہ عنہ اپنا عصا لے کر نکلے، دریا کے کنارے آکر عصا گاڑ دیا اور فرمایا اے دریا یہاں تک رہ، آگے اجازت نہیں اُسی وقت پانی اُتر گیا۔(بهجة الاسرار،صفحه ٢٢١)۔

شیخ ذیال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ گھر سے نکلے ،آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف ہنس کر دیکھا اور اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا میں نے دیکھا کہ عصا کیا ہے ایک نورانی لائٹ ہے جس سے آسمان تک چمک نکل رہی ہے، ایک گھنٹہ تک یہ روشنی رہی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عصا کو پکڑ لیا مجھے فرمایا اے ذیال یہی

چاہتا تھا۔(بھجة الاسرار،صفحه ۲۲۷)۔

شیخ خضری حسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تیرہ سال رہا بہت سی کرامات دیکھیں۔آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایسے بیمار بھی آتے جس کو سارے طبیب لاعلاج کہہ دیتے۔آپ رضی اللہ عنہ اُس کے بدن پر ہاتھ پھیر دیتے فوراً تندرست ہو جاتے۔ایک دفعہ سلطان مستنجد باللہ کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جس کو مرضِ استقاء تھی۔آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اُسی وقت پیٹ لاغر ہو گیا اور مریض کھڑا ہو گیا۔ایک دفعہ ابوالمعالیٰ احمد بغدادی خدمت میں آیا عرض کیا میرے بیٹے کو بخار ہے۔۱۵ مہینے ہو گئے بخار نہیں چھوڑتا۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جا اپنے بیٹے کے کان میں جا کر کہہ دے،اے اُم ملام تم کو سیّد عبدالقادر کہتا ہے کہ اس بیٹے کو چھوڑ کر حلہ کی طرف چلا جا ابوالمعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا فوراً میرے بیٹے کا بخار اُتر گیا،وہ اُٹھ بیٹھا اور خبر ملی کہ حلہ محلّہ کے لوگوں میں بخار شروع ہو گیا ہے۔(بھجة الاسرار، صفحه ۲۳۱)۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ